https://ataunnabi.blogspot.com/

القول الفصیح

فی

قبر المسیح

از قلم

سفیر اسلام شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاولپور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned with CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصنفات حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف

معراج مصطفےٰ
نان کی بوٹ بینہ
شبیہ بے مثیل ناظر
قمر اویسی
ذکر اویس
ذکر سیرانی
حضور کے پسینے کی خوشبو
حاضر و ناظر کا ثبوت
نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان قبر پر
کشف النساء
وہابی دیوبندی کی نشانی
جیبیں چھت کے والے
جیبیں چھت کی شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
ہویا ماہی بیڑا
خطبات اویسیہ
رشید کہتو
آئینہ رشیدیہ
شرح حدائق بخشش
علم رسول
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
ہجرت رسول ﷺ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

الحمدللہ والمنۃ کہ رسالہ

فیض مقالہ

ردِ مرزائیت قادیانیت در تحقیق قبر حضرت مسیح علیہ السلام

الموسوم بہ

القول الفصیح فی قبر المسیح

تصنیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاول پور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

آج کل ذریت مرزا کا زور بڑھتا جا رہا ہے اور عوام کے سامنے اپنی تحقیق کی ڈینگیں مارتے پھرتے ہیں کہ مسیح بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہو گئے تو پھر ان کے لئے واپس تشریف لانے کا کیا معنے جب کہ ان کی قبر کشمیر (سری نگر) میں موجود ہے۔ مجھے ان کے اس دھوکہ سے تعجب ہوا کہ یا اللہ جہالت کا بیڑا غرق کیوں نہیں ہو جاتا جبکہ سورج کی روشنی سے بڑی زیادہ واضح امر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ فوت ہونے نہ ہی ان کی قبر کا سوال پیدا ہوتا ہے لیکن باطل پرستی کے سامنے اگر حق بایں معنی خاموش ہو جائے تو باطل سر اٹھاتا ہوا غریب عوام کو کھا جاتا ہے۔

فقیر خادم اسلام نے قلم کے زور سے یہ مختصر سا کتابچہ پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ اہل حق کے لئے تقویت اور اہل باطل کو حق قبول کرنے کی توفیق بخشے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔

"وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم"

الفقیر ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی

بہاول پور

کتابت: صاحبزادہ حامد اقبال خان کلیمی ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

مرزائیت کی تردید کے سلسلہ میں مجھے مرزائیوں کے غلط عقائد میں سے ایک قول یہ بھی ملا کہ جناب مرزا صاحب یہ بھی فرما گئے ہیں کہ

وثبت ثبوت قطعی ان عیسی هاجر الی ملک کشمیر بعد ما نجاه الله من الصلیب بفضل کبیر ولبث فیه ای مدة طویلة حتی مات ولحق الاموات و قبره موجود الی الآن فی بلدة سری نکر التی هی اعظم امصار هذا الخطہ (کذا فی رسالة الهدی والتبصرة لمن یری ص۱۰)

اور قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ملک کشمیر کی طرف ہجرت کی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بڑے فضل سے نجات دی اور اس ملک میں بہت مدت تک بستے رہے حتیٰ کہ مر گئے دوسرے مردوں کو جا ملے اور آپ کی قبر سری نگر شہر میں ہے جو خطہ کشمیر کے سب سے بڑے شہروں میں ہے۔

ف: اس کے بعد کتاب اکمال الدین کا حوالہ دیکر برائے تسلی واطمینان کے لئے اس کتاب کو پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس میں بیان تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

مرزا کی اصلی غرض: مسیح کی قبر ثابت کرنے سے مرزا کا مقصد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور فوت ہونے والے لوگ واپس نہیں آتے اور احادیث میں جس مسیح کی آمد کا ذکر ہے اس سے ان کا مثیل مراد ہے اور وہ مثیل غلام احمد مرزا ہے۔

ف: فقیر سے مرزا صاحب کا یہ سارا بیان بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے جبر طرفہ یہ کہ اسے ثبوت قطعی کا درجہ دیتے ہیں۔ یا تو مرزا صاحب کو ثبوت قطعی کا علم نہیں تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا دعویٰ کرتے وقت اُس کا خیال دماغ سے اتر گیا کہ نبوت کی بجائے اہلِ حق کو اپنی جہالت کی سند اپنے ہاتھ سے دے رہا ہوں۔

اہلِ حق اور اُن کے دلائل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا اور پھر آپ آخری زمانہ میں قیامِ قیامت سے پہلے زمین پر نزول فرمائیں گے اور مدینہ طیبہ میں حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلو اقدس میں مدفون ہوں گے۔ قیامت کے دن حضور علیہ السلام کے ساتھ اُٹھیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا۔

ف: اس آیت کو تمام محققین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قربِ قیامت کی دلیل بتایا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ مزید تفصیل فقیر کی کتاب الامر النجیح فی حیاۃ المسیح میں ہے۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

۱۔ عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال مکتوب فی التورٰۃ صفۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود قد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی وحسنہ کذا فی المشکوٰۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تورات میں حضور علیہ السلام کے اوصاف مبارکہ درج ہیں اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ ابو مودود کہتے ہیں کہ روضہ شریف میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے

ف، ابو مودود اسی حدیث کے راوی ہیں اور فرمایا کہ روضہ شریف کے اندر جا کر مشاہدہ کر لو کہ حضور علیہ السلام اور آپ کے یاروں کے ساتھ ایک قبر کی جگہ باقی ہے جو تورات کی بات روایۃً اور درایۃً حق ثابت ہوئی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور کتاب "جذب القلوب" میں نقشہ ذیل دکھا کر فرمایا کہ یہ وضع اصح ہے۔ نقشہ یہ ہے۔

	حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	خالی جگہ
(حجرہ کے قدم دیوار میں)	موضع قبر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پیغمبروں اور شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر شریف اپنی دوسری کتاب تورات میں بھی فرمایا جس سے مرزائیت کی تردید کے ساتھ شیعیت رافضیت کے بڑے عقیدہ کی جڑ کٹ گئی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان کتنی بلند ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کے وصال شریف سے کئی عرصہ بعد عیسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوگا اس سے وہابیت، دیوبندیت، مودودیت کی تردید ہوگئی جو حضور علیہ السلام کے لئے علم ما فی الغد کے قائل نہیں۔

۲۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ انی اریٰ انی اعیش بعدک فتاذن ان ادفن الیٰ جنبک

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور علیہ السلام سے عرض کی حضور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد مرونگی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقال وانی لی بذلک الموضع	لیکن آپ سے اجازت چاہتی
ما فیہ الا موضع قبری	ہوں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن
وقبر ابی بکر وعمر وعیسٰی	ہوں آپ نے فرمایا کہ یہ بات کیسے
بن مریم۔	مقدر ہو سکتی ہے کہ میرے ساتھ
کذا فی کنز العمال علی هامش	آپکے ابا جان اور عمرؓ اور حضرت
المسند للامام احمد المجلد السادس ص ۵۸	عیسٰی علیہ السلام ہوں گے۔

ف: حدیث شریف میں کتنا چمکتا ہوا برہان ہے کہ آپ نے اپنے روضہ شریف میں داخل ہونے والوں کے نام اپنی زندگی میں بتا دیئے اور اس کا نقشہ فقیر نے پہلے ہی عرض کر دیا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سینۂ پاک کے بالکل عین برابر ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ کا سر مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سینۂ مقدس کے برابر ہے سبحان اللہ کیا عجیب ہے۔ لیکن افسوس شیعہ کے دیدہ ... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قدم دیوار کے بیچ میں ہیں اور جو جگہ حضرت فاروق اعظمؓ کے سر نے خالی پڑی ہے وہ مدفن ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کیا مرزائیت یہ بات بحیثیت مثلیت مسیحیت ثابت کر سکتی ہے کہ اپنے جعلی مسیح کو قبر مدینہ طیبہ میں ثابت کریں ہاتوا برهانکم ان کنتم صادقین

لیکن وہ بے چارا مرزا تو حج جیسی مقدس عبادت سے محروم رہا۔ باوجود دیکہ بڑا مالدار تھا اور دعوٰی مسیحیت کا رتبہ ہے تو فرض عین سے بھی بڑھ کر تھا لیکن ؎

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل

اور مدینہ طیبہ میں قبر تو بجائے خود جانا بھی نصیب نہ ہوا۔ یاد رہے کہ مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز منگل لاہور میں بعارضہ مرض ہیضہ ٹٹی خانہ میں فوت ہو گیا۔

اور اپنے مسکن قادیان ہی میں مدفون ہوا۔ مزید تفصیل فقیر کے رسالہ "مرزائیت کے ڈھول کا پول" میں دیکھئے۔

ف: اس حدیث شریف کو شیعہ رافضی پڑھ کر سنیں شیخین سے بغض و عداوت سے توبہ کریں اور وہابی، دیوبندی، مودودی پارٹی بھی اپنے غلط عقائد سے باز آ جائیں کہ حضور علیہ السلام کو ما فی الغد کا پتہ نہیں۔ بھلے مانسو حضور علیہ السلام کی شان تو بلند ہے آپ کے صدقے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر بھی یہ راز کھل گیا کہ انہیں حضور علیہ السلام کے پردہ پوشی ہونے کے بعد تک زندہ رہنا ہے اور دوسرا مسئلہ خود بخود واضح ہے کہ کسی کو کیا پتہ کہ وہ کہاں دفن ہوگا؟ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بتا دیا کہ میرے ساتھ میرے دو رفیق اور حضرت عیسٰی علیہ السلام میرے ساتھ ہی مدفون ہوں گے۔

۳۔

ذکر محدث الحافظ ابو القاسم	حضرت ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ
بن عساکر فی ترجمۃ عیسٰی	نے بعض سلف صالحین سے
بن مریم من تاریخ عن	نقل کر کے فرمایا کہ حضرت
بعض السلف انہ یدفن	عیسٰی علیہ السلام حضور سرور عالم
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں
فی حجرۃ	آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے

(کذا فی ابن کثیر جلد اول تحت آیت وان من اھل الکتاب ...)

۴۔ حضور علیہ السلام کی صحیح حدیث شریف یہ ہے کہ:

ثم یموت فیدفن معی	حضرت عیسٰی علیہ السلام ابھی زندہ
فی قبری فاقوم انا وعیسی	ہیں پھر قرب قیامت میں فوت
بن مریم فی قبر واحد	ہوں گے اور میرے ساتھ ہی
بین ابی بکر وعمر	میری قبر میں مدفون ہوں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(رواہ ابن الجوزی عن عبداللہ بن عمر کذا فی المشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)	ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرہ میں سے اُٹھیں گے اور وہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان مدفون ہوں گے۔

سوال: حدیث شریف میں ہے "فی قبر واحد" اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام ایک ہی قبر میں مدفون ہوں گے اور یہ بالکل غلط ہے۔

جواب: ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں پر قبر بمعنی مقبرہ اور فی بمعنی من کے ہے۔ اب مطلب صاف ہے کہ من قبر واحد یعنے فی مقبرۃ واحدۃ ہے۔

۵۔ یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً۔	حضرت عیسیٰؑ حضور علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ اس بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی قبر ہوگی۔

(رواہ الطبرانی وابن عساکر والبخاری فی تاریخہ عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶۔ ذکر ابن عساکر ان وفات عیسیٰ تکون بالمدینۃ فیصلی علیہ ھنالک ویدفن بالحجرۃ النبویۃ۔	ابن عساکر نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ میں ہوگی وہاں پر ہی آپ کا جنازہ پڑھایا جائے گا اور نبی اکرم کے حجرہ یعنی روضہ میں دفن کئے جائیں گے۔

(کذا فی زرقانی شرح مواہب اللدنیہ)

ف:- ان احادیث و اخبار میں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مدینہ طیبہ میں روضۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر ہی متعین ہو چکی ہے اور پھر اس پر تمام اُمت مسلمہ کا اجماع ہے کہ مرزا کے دعوئے مسیحیت سے پہلے تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مر گئے یا اُن کا مزار کشمیر میں ہے۔ نہ ہی حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی کوئی آیت بتاتی ہے نہ صراحۃً نہ کنایۃً اور نہ ہی اقتضاءً اور نہ دلالۃً اور پھر صحابہ کرام اور تابعین۔ تبع تابعین ان کے بعد سلف صالحین نے علم دنیا پر اسلام کا نام بلند کیا۔ کسی نے بھی نہ صراحۃً اور نہ اشارۃً بتایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر انور کشمیر میں ہے۔ لیکن مرزا صاحب کو کیوں سوجھی وہ اس لئے کہ جب دعویٰ مسیحیت کیا تو اس پر اعتراض ہوتا کہ ارے قسمت کے مارے تو کبھی مدینہ طیبہ بھی نہیں جا سکا اور نہ جانے کے لئے تجھے توفیق نصیب ہوئی اور وہ مسیح علیہ السلام تو مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے تو اس اعتراض سے بچنے کے لئے الہام شیطانی کا اعلان فرمایا کہ عیسٰی علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔ لیکن اس الہام کو وہی مانیں گے جو اس کے الہام کے قائل ہیں ہم تو دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا کا یہ الہام و دعویٰ سفید جھوٹ اور سراسر غلط ہے جب اس کا یہ قول جہالت ہی جہالت ہے تو اُس کی تمام عمارت نبوت و مسیحیت و مہدیت کا یہی حال ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ تم الباب۔

عرب کا مقولہ ہے۔ "الکذوب قد یصدق"

مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ضمیمہ انجام آتھم اور شہادت القرآن" میں حدیث ذیل نقل کی۔

ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث فی	حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر اتریں گے نکاح کریں گے ان کے ہاں اولاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الارض خمسا واربعين سنة ثم يموت الخ	پیدا ہوگی اور زمین پر پینتالیس سال گذاریں گے پھر فوت ہوجائیں گے۔

اس حدیث شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اہلِ حق کے عقائد کے مطابق مضمون موجود ہے لیکن مرزا صاحب نے اس حدیث شریف کی صرف ایک جزئی نکاح کو لے لیا جس سے مرزا صاحب کی شہوت پرستی کا ثبوت ملتا ہے۔ سچ ہے کہ دل کا خواب چھچھوڑے۔ ایک طفیلی سے پوچھا گیا کہ قرآن مجید میں تجھے سب سے کون سی آیت پیاری ہے کہا: "كُلُوا وَاشْرَبُوا" اسی طرح مرزا صاحب نے حدیث کے سارے مضمون کو چھوڑ کر صرف نکاح کے متعلق تحقیق فرمائی اور وہ بھی غلط چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی لڑکی محمدی بیگم کے میرے نکاح میں آنے اور مجھ سے اولاد کے ہونے کی بشارت ہے۔ چنانچہ شہادت القرآن ص۲۵ میں فرماتے ہیں کہ حدیث میں اس نکاح کو مسیح موعود کی صداقت کی علامت خود حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

اقول

۱۔ جب مرزا صاحب نے اس حدیث کو اپنے دعویٰ کی دلیل ٹھہرایا تو معلوم ہوا کہ اس کے نزدیک یہ صحیح حدیث ہے۔ جب حدیث صحیح ہے تو پھر صرف نکاح کی جزئی کو اختیار کرنا جو سراسر غلط ہے اور باقی کو چھوڑ دینا۔ "أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ" کا حکم مرزا صاحب پر صحیح ہے یا نہیں۔

۲۔ جب مرزا صاحب کے نزدیک حدیث صحیح ہے تو اسے ماننا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے نہ کہ کشمیر میں۔

۳۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مدینہ طیبہ میں مدفون ہونا صحیح ہوا تو مرزا

کی مسیحیت کا دعویٰ کیا جب کہ وہ بے چارہ مدینہ منورہ کی حاضری سے بھی محروم رہا اور مرا تو لاہور میں اور مدفون ہوا قادیان میں۔

۴۔ اس حدیث کو مرزا جی نے اپنی مسیحیت کی دلیل ٹھہرایا۔ وہ اس طرح کہ محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے نشان بتائے لیکن بے چارہ تا دمِ زندگی محمدی بیگم کے نکاح سے محروم رہا۔ آخر اسی افسوس میں مر گیا لیکن محمدی بیگم زندہ رہی اور مرزا کی دلیل اسی کے گلے پڑ گئی کہ جس کو اس نے نشان مسیحیت بتایا سرے سے وہ نشان ہی ثابت نہ ہوا جب نشان نہ ہوا تو مسیحیت کافور ہو گئی۔

قادیانی سوال: اگر حدیث مذکورہ کا مضمون مان لیا جائے تو اس سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین لازم آتی ہے کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو حضور علیہ السلام کی قبر میں دفن کیا جائے گا تو لازماً حضور علیہ السلام کی قبر کو کھودنا پڑے گا اور حضور علیہ السلام کی قبر انور کو کھودنا حضور علیہ السلام کی بے ادبی گستاخی ہے۔

اسلامی جواب اول الزامی: یہ اعتراض دراصل حضور علیہ السلام کے ارشاد پر ہے نہ کہ ہم اہلِ حق پر کیونکہ ہم تو ارشادات کے مطابق مانتے ہیں۔ اگر مرزائیوں کے اعتراض کو صحیح مان لیا جائے تو حضور علیہ السلام کے ارشاد گرامی کی تنقیص لازم آتی ہے اب ہم مرزائیوں کے غلط عیارانہ کو مانیں یا محبوبِ خدا کے ارشاد کو جس کا قول حق ہے۔ "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ" کا مصداق انہی کی شان ہے اور فرمایا "إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ" حضور علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے وہی حق ہے۔ مرزائی اعتراض بے کار اور بے سود ہے۔

تحقیقی جواب: احادیث میں یہ بات کہیں بھی مذکور نہیں کہ حضور کی قبر کھودی جائے گی۔ کسی جاہل کیا تحقیق طلب کو وہم نہ ہو کہ حضور علیہ السلام کی قبر مبارک کھودی جائے گی اور ہمارے مذکورہ نقشہ سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیخین کے درمیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدفون ہوں گے جس سے ہر شبہ دور ہو جاتا ہے لیکن جہالت و حماقت کا کیا علاج۔

مرزا قادیانی کی غلط بیانی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ثابت کرنے پر مرزا جی نے کتاب "اکمال الدین" کا حوالہ دیا۔ دھوکہ سازی کا ایک طریقہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک ایسی کتاب کا حوالہ دے دیا جائے جس کا نام و نشان دنیا میں ناپید ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب حق کی صداقت کا اظہار فرماتا ہے تو اسباب بنا دیتا ہے۔ چنانچہ مرزا کے زمانے میں یہ کتاب بالکل نایاب تھی صرف لندن کے کسی ایک کتب خانہ میں موجود تھی اور وہ بھی صرف مطالعہ کے لئے۔ وہاں بیٹھ کر مطالعہ کر لیتے۔ مرزا صاحب نے یہ سکیم بنائی کہ نہ کوئی لندن جائیگا نہ ہی پول کھلے گا۔ لیکن اُسے کیا پتہ تھا کہ حق ہمیشہ حق ہوتا ہے۔ اسی زمانہ کے قریب قریب شیخ عبدالقادر بیرسٹر وغیرہ نے سیاحت کے سلسلہ میں ولایت پہنچ کر لندن کے کتب خانہ میں کتاب مذکور کا مطالعہ کیا کتاب فارسی زبان میں ہے۔ شیخ صاحب نے مرزا کے دعاوی کے مقامات نقل کر کے لاہور لائے جو لاہور کے مشہور پیسہ اخبار میں شائع ہوئے۔ بعد کو تو اللہ تعالےٰ کا یوں فضل ہوا کہ وہی کتاب بہ ترجمہ اُردو مطبع صبح صادق لاہور میں بہ نام "تنبیہ الغافلین" شائع ہوئی جو آجکل بعض کتب خانوں میں شاید مل جاتی ہو۔

کتاب اکمال الدین کا اقتباس

اس کتاب کے مصنف شیخ ابن بابویہ ہیں اس کتاب کا نام "اکمال الدین واتمام النعمۃ" ہے جو شیخ ابن بابویہ نے بسند خود محمد بن زکریا سے نقل کر کے فرمایا کہ: ممالک ہند میں ایک بادشاہ تھا جس کو لشکر اور دنیا سے جو چاہتا تھا اسے آسانی میسر ہو جاتا۔ اس کی مملکت میں دینِ اسلام جو پھیل رہا تھا۔ جب یہ تخت پر بیٹھا تو اہلِ دین سے بغض رکھنے لگا اور ان کو ستانے لگا۔ بعض کو قتل کرا دیا اور بعض کو جلا وطن کر دیا اور بعض اس کے خوف سے روپوش ہو گئے۔

ایک دن بادشاہ نے ان لوگوں میں سے جو اس کے نزدیک نظر عزت سے دیکھے جاتے تھے ایک شخص کی نسبت سوال کیا تو درباریوں نے جواب دیا کہ چند سال سے تارک الدنیا ہو کر گوشہ نشین ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے اس کی طلبی کا حکم دیا اور اسے زہاد و عباد کے لباس میں دیکھ کر سخت ناراض ہوا۔ اس خدا رسیدہ بزرگ سے بادشاہ کی بہت باتیں ہوئیں اور اس نے بہت سبق آموز باتیں بادشاہ کو سنائیں لیکن بادشاہ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ بالآخر اُسے اپنی سلطنت سے نکال دیا۔ اُس کے تھوڑے عرصہ بعد اس بادشاہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ اُس کا نام یوز آسف رکھا۔ منجموں نے اس کی ولادت پر اتفاق کیا کہ یہ شہزادہ فرخندہ طلعت نیک اختر اور نہایت اقبال مند ہو گا۔ ایک بوڑھے نجومی نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دینی سعادت پر ختم ہے اُسے دنیا کی جاہ و حشم سے دور کا واسطہ بھی نہ ہو گا۔ میرا قوی گمان ہے کہ یہ لڑکا زہاد و عباد کا پیشوا ہو گا۔ بادشاہ سخت متعجب اور پریشان ہوا کیونکہ وہ دین کا دشمن تھا۔ اس کے خلاف بات تھی۔ اُس نے اپنے لڑکے کی تربیت کے لئے حکم دیا کہ اسے ایک ایسی دور قلعہ بند جگہ میں رکھا جائے جہاں سوائے خادموں کے اور کسی کو جانے کی اجازت نہ ہو اور ان خادموں کو حکم دیا کہ بچے کے سامنے دین اور یوم آخرت اور موت کے متعلق کوئی بات نہ سنائیں۔ تاکہ اس کے کان میں دین کی باتیں داخل نہ ہوں۔ اس کتاب میں پھر اس شہزادے کی تربیت کے حالات اور بعد اس کے دینی مشاغل اور ترکِ دنیا اور فقر و فقیری کے قصے ہیں۔

اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ ہندوستان کے کسی زمانہ میں اس قسم کا ایک شہزادہ یوز آسف گذرا ہے۔ جو صاحب پاک باطن اور خدا رسیدہ بزرگ تھا جس کا مزار کشمیر میں ہے جسے مرزا نے چالاکی سے یوز کے بجائے یسوع بنا کر اپنا ترسہ کا مقصد حاصل کرنا چاہا لیکن اہل حق نے اس کی عیاری، مکاری اور غداری کو طشت از بام کر دیا۔

چیلنج: ہمارا تمام مرزائیوں کو چیلنج ہے کہ کتاب اکمال الدین میں سے کوئی صحیح حوالہ لائیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت و مدفن کشمیر کا بیان ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلند تھا۔ نہ ہی ان کے پاس اپنے دعوں کی دلیل ہے اور نہ پیش کر سکتے ہیں۔

مرزا کے دماغ میں خلل تھا: مرزا قادیانی کی اسی طرح متضاد مذاہب نے فرقے ہیں۔ ان کی مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے یا تو دماغ میں خلل تھا یا سی بیماری میں مبتلا تھے کہ اپنے ہر قول کی تردید خود ہی کر دیتے ہیں۔ مثلاً اسی متنازعہ فیہ کو دیکھئے کہ "الہدی والتبصرۃ لمن یری" میں لکھتے ہیں کہ نقلی ثبوت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے لیکن اس کے برعکس ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۶ میں لکھتے ہیں کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔

دین ہے یا بازیچہ اطفال کبھی تو یہ کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے اور کبھی لکھتا ہے گلیل میں۔ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ گلیل اور سری نگر میں بعد المشرقین ہے اور یہ دو مختلف مقامات ہیں۔ کہاں ولایت کشمیر اور کہاں علاقہ شام۔

اب حق کی اس گرفت پر قادیان کے پرستار جواب دیتے ہیں کہ مرزا صاحب

قادیانی مکر: نے ازالہ اوہام میں پادری صاحبان کے مقابلے میں یہ لکھ دیا ہے کہ تمہاری انجیل کا حوالہ اسی طرح ہے۔

اسلامی جواب: انجیل کو اٹھا کر دیکھو تو اس میں یہ مضمون ہے ہی نہیں جو مرزا نے بیان کیا ہے۔ یہ سب کچھ ایجاد بندہ ہے۔ اگر کوئی مفہوم ہوتا تو مرزا صاحب اسی قول وانی پسندیدہ بات سمجھتے ہیں کیونکہ اس قول کے نقل کرنے سے پہلے انکار کیا ہے۔

قادیانی اعتراض: مرزا صاحب کا یہ کہنا ہے بنا بر وجہ انہیں پیش ہو۔ ہونے کے لئے ذکر فی نفس الامر

اسلامی جواب: یہ بھی ایک دھوکہ ہے کیونکہ ازالہ اوہام میں مرزا جی پادریوں کے سامنے مسیح علیہ السلام کی موت اور مسئلہ صلیب کو اپنی تحقیق بتاتے ہیں اور اپنی تحقیق میں جو بات

ہوتی ہے نفس الامر ہی ہوتی ہے نہ کہ حکایۃً۔

مرزا صاحب ہوا پرست تھے: اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنی خواہشات کے تابع ہو کر کیا ہے جب وہ اناجیل کو باطل سمجھتے ہیں پھر انہیں اپنے دعویٰ کی دلیل کیوں قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس حق کا معیار قرآن و حدیث کافی ہے لیکن وہ جانتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کا بطلان ہے پھر وہ قرآن و حدیث سے اپنا دعویٰ کیسے ثابت کریں۔ اسی لئے وہ کبھی اناجیل کا سہارا لیتے ہیں اور کبھی اوہام باطلہ کا اور کبھی الہام باطلہ کا

قادیانی مکر: کیا انبیاء کی کتابوں میں خصوصاً قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ نہیں ہوتا مرزا صاحب کے مختلف اقوال بھی اسی نسخ سے ہی سمجھئے۔

اسلامی جواب: سبحان اللہ کیا ہی خوب۔ میرے خیال میں مرزائیوں جیسا دنیا میں احمق کوئی ہوگا۔ بھلا اس مسئلہ کو نسخ سے کیا تعلق۔ حکایات میں نسخ ہوتا نہیں اور نسخ توفیقی امر بھی نہیں ہوتا۔ دیکھو ناسخ و منسوخ کے ابحاث علوم تفسیریہ میں اور یہ قبر مسیح بھی توفیقی اور حکائی اقوال میں سے ہے۔ فلہٰذا نسخ کا کیا معنے۔

قادیانی مکر: کیا انبیاء کے لئے اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔ حالانکہ حدیث و تفسیر و فقہ میں ایک باب اجتہاد انبیاء بھی ہے قادیانی نبی کا یہ بھی اجتہاد ہے جو انہوں نے از خود گلیل میں مسیح کی قبر ثابت کی لیکن بعد کو بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہوا کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔

اسلامی جواب: واہ واہ کیا کہنا۔ اجتہاد انبیاء میں خطا کا نام لینا اپنی خطا کا اعتراف کرنا ہے۔ وہ حق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے اجتہادات حق ہوتے ہیں لیکن جسے ہم خطا کہتے ہیں وہ خطا نہیں ہوتی بلکہ وہ بھی امر حق ہوتا ہے۔ اگر اس کے برعکس امر ہوتا ہے تو حق اللہ تعالیٰ انہیں اس پر اتنا عرصہ قائم نہیں رہنے دیتا۔ چنانچہ اصول کی مشہور کتاب طوالع الانوار میں ہے "وتتاکدفی الانبیاء بتتابع الوحی علی التذکر والاعتراض علی ما یصدر عنہ سہواً"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخلاف قادیانی جاہل کے لیے ازالہ اوہام کو لکھے کئی سال گزرے اور اس میں قبر مسیح کو گلیل میں لکھے رہا۔ گویا بقول اس کی امت کے کئی سال اس غلطی کے اندھیرے میں پڑا رہا پھر مدتوں بعد " الھدی والتبصرۃ لمن یری " لکھی جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بے چارے کو علم تو تھا نہیں جب کوئی مسئلہ اپنی رائے اور قیاس سے گھڑ لیا حالانکہ حق اس کے برعکس ہوتا تو مرزا صاحب کہہ دیتے کہ مجھے وحی ہوئی ہے کہ مسئلہ یوں ہے گویا اپنے آپ کو ایک الزام سے بچانے کی بنا پر الہام کا سہارا لیتے ہوئے ٹھوکریں کھاتا رہا۔

دلیل قادیانی از آیت قرآنی

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ پ ۱۸ ع	ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی لے جا کر پناہ دی۔

ف: اس آیت سے مرزائی صاحبان استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو ایک ایسی جگہ پر ٹھہرنے کی قرار دی ہے جو اونچی اور شاداب ہے اور ایسی صفت کشمیر کی ہے جسے جنت کی نظیر کہا جاتا ہے فلہٰذا آیت میں مسیح کے متعلق اشارہ ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جب کہ مسیح علیہ السلام سولی سے نجات پا کر مریم بی بی کو ساتھ لے کر اپنے علاقہ سے بھاگ کر کشمیر میں جا گزیں ہوئے اور وہیں آپ کا انتقال ہوا اور وہیں پر مدفون ہوئے۔

آیتِ قرآنی کی صحیح تفسیر سے قبل: قبل اس کے کہ فقیر اویسی غفرلہ آیت کی

صحیح تفسیر عرض کرے ناظرین حضرات ذیل کے چند امور ذہن نشین فرمالیں۔

۱۔ مرزا قادیانی اور اسی طرح تمام بد مذاہب کے قائدین کی عادت ثانویہ ہے کہ اپنے معتقدین و متعلقین کو خوش رکھنے کے لئے اپنے غلط اقوال اور فاسدہ دعاوی کے ثبوت میں کبھی تو نہایت ضعیف روایات و منقولات سے کام لیتے ہیں۔ کبھی موضوعات اور من گھڑت باتوں سے اپنے مذہب کی بنیاد کھڑی کرتے ہیں۔ کبھی قرآنی آیات کے غلط معنوں مطالب پیش کرتے ہیں کہ جنہیں ان کے اصلی مقاصد سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔ من جملہ ان کے قادیانی کا یہ استدلال کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

۲۔ اگر فی الواقع اس آیت میں مرزا کے مدعا کے مطابق اشارہ ہوتا تو پورے چودہ سو سال گزرنے پر کسی کو اس آیت کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ یہاں تک کہ حضور علیہ السلام جو سب سے بڑے قرآن دان تھے۔ انہوں نے بھی اس کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۔ آیت میں نہ کشمیر کا ذکر ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت کا بیان ہے اور نہ یہاں ان کی قبر کا بیان بلکہ آیت کو ان باتوں سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔

۴۔ آیت میں اتنا ضرور ہے کہ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ٹھہرنے کے لئے ایک ایسی جگہ دی گئی جو اونچی اور شاداب تھی۔ اور یہ دونوں صفتیں صرف کشمیر سے مختص نہیں بلکہ جغرافیہ دان حضرات جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ملک میں بہت سے مقامات موجود ہیں جو رشک کشمیر ہیں اور وہ ملک دمشق ہے جہاں مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی جس پر قرآنی آیات شاہد عدل ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ چل کر مزید دلائل پیش کئے جائیں گے۔

۵۔ اہل علم جانتے ہیں کہ جب آیت میں اوصاف مشترکہ پائے جائیں تو وہاں یقین کے لئے ایجاد بندہ کو کوئی دخل نہیں جب کہ آیت کی تفسیر میں خود آیت مل جائے یا احادیث یا اقوال اسلاف موجود ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب کا استدلال ایجاد بندہ ہے جو اسلاف تو خیر خود آیاتِ قرآنیہ کے خلاف اور حضور علیہ السلام کے ارشادات مقدسہ کے بالکل منافی ہے۔

۶۔ مرزا صاحب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام کی موت اور پھر ان کا کشمیر میں مدفون ہونا ان کے دین میں ضروریات سے ہے۔ کیونکہ اسی اصول پر تو اس نے اپنی نبوت اور مسیحیت کی گاڑی چلائی ہے اور اس کا یہ اصول آیت قرآنی کے بالکل متضاد ہے۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ[1] الخ اور وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ[2] پ ۶ ع ۱۔

جب مسیح علیہ السلام کی موت ہی ثابت نہیں تو پھر ان کا کشمیر کی طرف تشریف لانا اور وہاں مدفون ہونے کے کیا معنی۔

آیتِ قرآنی کا صحیح مطلب

آیت میں اللہ تعالٰی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرت کاملہ کا ایک نشان بتایا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کو باپ کے بغیر پیدا کیا ہے جب کہ باقی تمام نوع انسان کو باپ کے سبب سے پیدا کیا اور جو امر بلا سبب ہو وہ اللہ تعالٰی کی قدرت کی آیت بن جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامات کو آیات بینات سے تعبیر فرمایا ہے۔ یہاں بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت بغیر پدر ہوئی۔ اسی لئے یہ اللہ تعالٰی کی قدرت کا نشان بنے

ترجمہ [1]۔ اور نہ اسے قتل کیا اور نہ سولی دی بلکہ ان کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا آخر تک۔

[2]۔ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا بلکہ اللہ تعالٰی نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

چنانچہ دوسری آیت میں اللہ تعالٰی نے تصریح فرمائی ہے۔

۱۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ پ ۱۶ رکوع ۲	اور تاکہ ہم اسے لوگوں کیلئے اپنی قدرت کا نشان بنائیں۔

۲۔ کفار کے جواب میں فرمایا:

وجعلناہ مثلاً لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْل۔ پ ۲۵ ع ۵	اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا نشان بنایا

کبھی صرف عیسٰی علیہ السلام کا نام لے کر اپنی قدرت کا نشان بنایا اور کبھی دونوں کا ذکر کر کے۔ چنانچہ دوسری آیت میں یوں ہے۔

۳۔ وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پ ۱۷ ع ۶	اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو اپنی قدرت کا نشان بنایا۔

ف :۔ ان تمام آیات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اللہ تعالٰی حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کو ہی اپنی قدرت کا نشان بنا رہے ہیں۔ اور نہ ہی کسی دوسرے امر کو اسی لئے ان کو اور ان کی والدہ ماجدہ کو اپنی قدرت کا ایک ہی نشان قرار دیا۔ ورنہ یہ تو دو وجود ہیں اور ہر وجود کو علیحدہ علیحدہ نشان قدرت ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے دن اور رات کو اپنا نشانِ قدرت بنایا ہے تو ان کو علیحدہ علیحدہ نشان بتایا۔

کَمَا قَالَ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ پ ۱۵ ع ۲	اور ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت وانتظام کے دو نشان بنائے۔

عیسٰی علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ دو وجود ہونے کی بنا پر آیت میں وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَتَيْنِ ہونا چاہیئے تھا۔ اسی طرح دوسری آیات میں بھی آیتین ہونا تھا۔ لیکن نہیں ہر آیت میں آیۃ آیا ہے جس سے ثابت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا ہے کہ ان کا نشانِ قدرت بننا ایک ہی وقت میں ہوتا ہے اور وہ وقتِ ولادت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بلا پدر پیدا ہوئے ہیں اور ان کی والدہ ماجدہ بلا شوہر بچہ جن رہی ہیں اور یہ دونوں امر قدرت کاملہ کا نشان ہیں ورنہ بقول مرزا یہ آیت قبر عیسیٰ کی نشان کی طرف اشارہ کرتی ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت بھی کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی علامت قرار دیا۔ جب یہ بات پورے وثوق کے ساتھ ثابت ہو گئی کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو نشان قدرت بنایا گیا ہے تو بوقت ولادت نہ کہ بوقت موت اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ آیت کے دوسرے جملہ یعنی وَ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ کا کیا مطلب ہے۔ کہ اٰوَیْنٰهُمَاۤ الخ معطوف الیہ بحرف عاطفہ جسے اتصال چاہیئے اور معطوف ہے وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ الخ یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو جب ہم نے نشان قدرت بنایا یعنے مسیح علیہ السلام کی ولادت کے وقت تو پھر ہم نے انہیں ایک اونچی جگہ اور سرسبز و شاداب جگہ پر انہیں پناہ دی اور یہ جگہ بی بی مریم کو بوقت وضعِ حمل پیش ہوئی چنانچہ قرآن پاک میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِیًّا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا۔ (پ ۱۶ س مریم ۔ ع ۲)

اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی ۔ بھولی بسری ہو جاتی تو اسے اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی ۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم کو خوشگوار چشمہ عطا فرمایا جو انہیں بوقت وضع حمل نصیب ہوا اور یہ دوسرا نشان قدرت ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کے وقت ظہور پذیر ہوا۔

ان قرآن کے علاوہ قرآن پاک کی تصریحات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خوشگوار علاقہ شام بیت المقدس کو قرار دیا ہے اور آیت کے اجمال دوسری آیات سے کھلتے ہیں جسے تفسیر القرآن بالقرآن کی حیثیت سے بلند مرتبہ حاصل ہوا نہ کہ بقول مرزا علاقہ کشمیر مراد ہے کیونکہ اس میں تفسیر القرآن بالقرآن تو بجائے خود وہاں تفسیر القرآن باقوال السلف بھی نہیں وہاں تو صرف ایجاد بندہ ہے اور بس جسے تحریف القرآن کہا جاتا ہے اور یحرفون الکلم من مواضعہ کی وعید مرزا جی پر صحیح اترتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام زمین میں سے جس کے متعلق فرمایا۔

۱- سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا۔ (پ ۱۵ ۔ س بنی اسرائیل ع ۱)

پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے عظیم نشانیاں دکھائیں۔

۲- یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ (پ ۶ ع ۸)

اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور فرمایا :۔

۳۔ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا (پ ۹ ع ۶)

اور ہم نے اس قوم کو جو دبالی گئی تھی اس زمین کے پورب پچھم کا مالک کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔

اور فرمایا :۔

۴۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا۔ (پ ۱۷ ۔ ع ۶)

اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی۔

(ف) ان آیات میں بلا تاویل واضح ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ایسی جگہ پناہ دی جو مقدس و متبرک تھی۔ روحانی طور پر کہ وہاں انبیاء کرام رونق افروز ہیں اور ظاہری طور پر کہ اس میں باغات، نہریں، خوشگوار ہوائیں۔ میوہ جات بکثرت ملتے ہیں جیسے کہ وہاں کی سیاحت کرنے والے خوب جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں اسلاف نے بھی اسے ملک شام مراد لیا ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں تحت آیت مذکور ہے۔

وَاَقْرَبُ الْاَقْوَالِ فِیْ
ذٰلِكَ مَا رواه العوفی عن
ابن عباس فی قوله وَاٰوَيْنٰهُمَآ
اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ
قال المعين الماء الجاری
وهو النهر الذی قال الله

قدجعل ربك تحتك سريا
وكذا قال الضحاك وقتادة
الٰی ربوة ذات قرار ومعين
هو بيت المقدس فهذا والله
اعلم هو الاظهر لانه المذكور
فی الاية الاخری والقرآن
يفسر بعضه بعضا۔

ف: بتائیے ہم مرزاجی کے شیطانی الہام کو مانیں یا آیاتِ قرآنی کے فرمان کو مانیں اور جبکہ اسلاف نے بھی تصریح فرما دی ہے اور مرزاجی کے پاس سوائے ہٹ دھرمی کے اور کیا رکھا ہے۔

دوسرے طریق سے تردید

۱۔ مرزاجی نے کون سی لغت "وَاٰوَيْنٰهُمَا" بمعنے امتناهما (ہم نے انہیں موت دی۔) دیکھا ہے۔ اگر کسی لغت میں ایسے معنے ہے تو دکھائیے۔

۲۔ پھر موت کے بعد کشمیر میں قبر کا ہونا کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

۳۔ اگر اٰوَيْنٰهُمَا سے بقول مرزاجی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت اور ان کی قبر کشمیر میں ہونے کا ثبوت ہے تو پھر ان کی والدہ کی موت اور قبر بھی اکٹھے کشمیر میں ثابت کریں کیونکہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے آیۃ بصیغہ مفرد اور آوینہما میں بصیغہ تثنیہ بیان فرمایا ہے جس بقول مرزاجی ان دونوں کی موت اور ان کی قبر کشمیر میں ہونا لازمی امر ہے لیکن بیچارے کہاں سے دلیل لائیں جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے احادیث میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ وہ ابھی آسمان پر ہیں قرب قیامت میں تشریف لاکر اسلام کا جھنڈا لہرائیں گے اور پھر مدینہ طیبہ میں مدفون ہوں گے اور ان کی والدہ کی قبر بیت المقدس میں موجود ہے جس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہوگا اور اہل اسلام کے علاوہ جملہ سیاسین کو بھی علم ہے۔

اس مختصر تقریر سے مرزا جی کی مسیحیت و نبوت کی دیوار کھوکھلی ہو گئی اور بار بار کے وار سے اس کی مسیحیت و نبوت کے ذرات جا بجا منتشر ہو گئے۔

الحمد للہ والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علی شفیع الامۃ وکاشف الغمہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

رضوی غفرلہٗ

۲ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ

۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء

تتمہ

فقیر اویسی نے رسالہ ہٰذا ایک عرصہ پہلے لکھا تھا پھر نایاب ہو گیا دوسری اشاعت میں اس کے آخر میں ایک اضافہ کیا جاتا ہے وہ یہ کہ جس قادیانی کے لئے نبوت کی کوشش کیا رہی ہے اس کے اخلاق و عقائد کیسے تھے اس سے منصف مزاج خود سمجھ لے کہ جس شخص کے اخلاق و عقائد اتنا گھٹیا ہوں وہ کس منہ سے اپنے آپ کو مثیل مسیح یا نبی ہونے کا دعوے کرتے رہے۔

اخلاق مرزا قادیانی: تمام مسلمان کافر اور جہنمی ہیں۔ میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

(انجام آتھم ص ۲۴۔ نجم الہدیٰ ص ۱۰)

اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویوں! تم پر صد افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔ (انجام آتھم ج ۳ صفحہ ۲۲۴)

حکومت برطانیہ کی چاپلوسی میں اور جہاد کے خلاف مرزا کا بیان

انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لئے ایک برکت ہے تمہارے یعنی اہل خاندان کے مخالف جو مسلمان ہیں ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔ یاد رکھو کہ اسلام میں جہاد کا مسئلہ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں۔ (تبلیغ رسالت جز ۱ ص ۱۲۳)

مقاماتِ مقدسہ کی توہین: یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ منورہ میں (تریاق القلوب ص ۲۵-۲۶)

اہل مغرب یورپین قومیں عیسائی انگریز ناواقف اور نابالغ معصوم بچوں کی طرح ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے؟ (نور الحق ج ۲ ص ۲۹)

نزولِ مسیح علیہ السلام کیلئے حضرت رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی

یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کی مشرقی جانب میں سفید منارہ پر زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے زمین پر ضرور ضرور اتریں گے۔ عادل حاکم ہوں گے۔ عیسائیت کی صلیب توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ مال بکثرت ہو جائے گا۔ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہیگا۔ سب امیر ہوں گے باوجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری چادر جو میرے نیچے بدن کے حصہ میں ہے وہ بیماری ذیابطیس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سَو سَو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴، ص۴)

مجھے کئی سال سے ذیابطیس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سَو سَو دفعہ دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر بھی ہے اور خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ ایک دوست نے صلاح دی کہ اس مرض کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔ میں نے جواب دیا یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابطیس کے لئے افیون کھانے کی عادت کروں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۲۹)

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

انکارِ ختمِ نبوت: "اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین نمبر ۴، ص۱۵)

ف:۔ اس تحریر سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے حضور ختمی رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختمِ نبوت سے انکار کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ اس زمانہ میں حضور اقدس آپ کی رسالت اور شریعتِ محمدیہ کی کچھ ضرورت اور احتیاج باقی نہیں اور اس کی بجائے دینِ مرزا کی ضرورت ہے اور مرزا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ مدارج و مراتب پر مستلط ہے

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

آدم کا ماں باپ: "میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ

اس کے ایک سجدہ ان کو دنیا کی تمام دولتوں سے محبوب تر ہوگا۔ زمین میں شادی کریں گے بچے جنیں گے۔ بہت عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوں گے۔ میرے پاس قبر میں دفن کئے جائیں گے قیامت کے دن ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان میں سے میں اور عیسٰی علیہ السلام ایک ہی جگہ سے اٹھیں گے (کافر آپ کی خوشبو پاتے ہی مر جائے گا۔ جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی وہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی آپ دجال لعین کو تلاش کرتے کرتے باب لُد (جو ایک جگہ کا نام ہے) وہاں پر اس کو پکڑیں گے اور اپنے ہاتھ کے نیزے سے اس کو قتل کریں گے اور اس کے خون سے لتھڑا ہوا نیزہ لوگوں کو دکھلائیں گے۔

(حدیث شریف)

صحیح مسلم کی حدیث میں یہ

احادیث نبویہ پر مرزا قادیانی کا استہزاء: لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا ایک لغو خیال ہے بلکہ حضرت مسیح اپنے ظہور کے وقت کسی قدر بیمار ہوں گے اور حالتِ صحت اچھی نہیں رکھتے ہوں گے کیونکہ تعبیر کی رو سے زرد رنگ پوشاک یہی تاویل ہے

(ازالہ اوہام ج۱ ص۸۱، ۸۲)

ہاں دو مرض میرے لاحق ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں بکثرت پیشاب۔ یہ دونوں مرض اس زمانے سے ہیں جس زمانے سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں۔ مگر منع میں جواب پایا۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۰۷)

میں ایک دائم المریض ہوں اور جن دو چادروں کا مسیح کے متعلق حدیثوں کا ذکر آیا ہے۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں سر درد۔ دورانِ سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں۔ آدم کی نسبت کہا گیا تھا کہ وہ جوڑا یعنی توام پیدا ہوگا پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ آدم پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو میں توام پیدا ہوا اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۳۲)

ف:۔ یعنی جس طرح مرزا ماں باپ کے ذریعہ پیدا ہوئے اسی طرح حضرت آدم اور حضرت حوا نے بھی بذریعہ والدین ولادت فرمائی۔ اور دونوں ایک ہی ماں سے پیدا ہوئے مرزا صاحب کا انداز تحریر اگرچہ گستاخانہ اور احمقانہ ہے۔ تاہم ایک نئی تھیوری اور نئی دریافت کی داد دیجیے کہ آدم و حوا کے والدین گھڑ کر رکھ دیئے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

شق القمر سے انکار: "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور کفار نے اس معجزے کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہی کہنا کافی ہے کہ ایسا وقوع میں آنا خلافِ علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں" (چشمہ معرفت)

یعنی پیغمبر قادیان نے آیۃ کریمہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ کے ماننے سے صریحاً انکار کر کے معجزہ شق القمر کو فضول کہہ دیا ہے۔

ف:۔ لطف یہ کہ مرزا صاحب نے خود تو لاکھوں معجزات اپنے سے منسوب کر دیئے اور جناب ختمی مرتبت کے معجزات سے یکسر انکار کر دیا کہ وہ خلافِ علم ہیئت اور سراسر فضول ہیں۔ حالانکہ وہ تمام واقعات حیرت انگیز و خوارق کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطورِ دلیل و شبہات پیش کرتے ہیں۔ لیکن آخر مراقی ہی تھے نا۔ ایک وقت میں ایک بات سے انکار کیا اور دوسرے وقت میں اسی بات کا اقرار کر لیا اور یہی انبیاء کا ذہن کی علامتِ فارقہ ہے۔

حضور علیہ السلام کی بعثت دوبارہ:۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف من گھڑت قیاس ہے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا تو انتظار کرتے ہیں مگر قرآن کریم تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے اور بعثت بغیر زندگی کے ناممکن ہے۔ (تحفہ گولڑویہ)

حضرت مسیح کے نزول کا جو عقیدہ مسلمانوں میں چودہ سو سال سے چلا آتا ہے اور جس کا ثبوت احادیث نبویہ میں موجود ہے مرزا صاحب اس سے تو انکار کرتے ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کروڑہا مسلمانوں کو نادان کہہ کر پکارتے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ اسی جسم و زندگی کے ساتھ دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ جس جسم و زندگی کے ساتھ حضور نے پہلے بعثت فرمائی تھی۔ فرمائیے کیا کوئی مسلمان حضور علیہ السلام کی بعثتِ ثانی پر ایمان رکھتا ہے؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا مگر مرزا صاحب کا عقیدہ عجیب قسم کا ہے کہ وہ نزولِ مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو تو نادان کہتے ہیں اور نزولِ محمد کا عقیدہ رکھنے والوں کو کامل الایمان۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

انکارِ معراج جسمانی: "میں جسم کے ساتھ معراج کا بے شک قائل ہوں مگر اس بات کا قائل نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج اس جسم خاکی کے ساتھ ہوا۔"

(اخبار الحکم قادیان ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء)

ف:۔ تو پھر جسم سے مراد کیا ہے؟ عام مسلمان تو ختمی رسالت کے معراج جسمانی کے قائل ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے اس سے صاف انکار کیا ہے اور یہ انکار گویا معراج ہی سے منکر ہونے کے مترادف ہے۔

پیغمبر قادیان لکھتے ہیں:۔

جنت و دوزخ کا انکار: "اب تک جس قدر انبیاء و اولیاء وفات پا چکے ہیں وہ جنت میں تو ہیں مگر اس جنت میں نہیں جس میں قیامت کے روز داخل کر جانا ہے اور نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اشرار اُس دوزخ میں ہیں جس میں مرنے کے بعد داخل کیا جائے گا اُن کو تو عذاب محسوس کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جس طرح حکماء مسہل سے پہلے منضجات و نقوع وغیرہ پلاتے ہیں۔" (ڈائری احمدیہ)

ف:۔ اس تحریر میں مسیح قادیان نے گویا باتوں ہی باتوں میں بڑی خوبصورتی سے اصلی جنت و دوزخ سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اخیار و اشرار کو جو جزا یا سزا ملتی ہے وہ محض بروزی رنگ میں ہے۔ چونکہ مسیح الدجال خود ظلی بروزی تھے اس لئے جو چیز آپ کو نظر آئی ظلی و بروزی ہی نظر آئی اور کسی بات کی حقیقت نہ کھل سکی۔

مرزا کے مرید خاص مفتی محمد صادق اپنی ڈائری میں

تمام مرزائیوں کا جنازہ: لکھتے ہیں:۔

"ایک دفعہ بعد نماز جنازہ ایک شخص نے دعا کے لئے عرض کیا تو مسیح موعود نے فرمایا کہ میں نے تم سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔"

کیوں جی مسلمانو! کبھی کسی زندہ اور چلتے پھرتے آدمی کا بھی جنازہ پڑھا گیا ہے اور کیا قرآن و حدیث میں زندوں کا جنازہ پڑھنے کا حکم ہے؟ اگر نہیں تو اس ایجاد و اختراع کا سہرا بھی مرزا قادیان کے سر بندھا ہے جو اپنے مریدوں کا اُن کی زندگی ہی میں جنازہ پڑھ دیا کرتے تھے۔ ایک مُردہ مذہب کے پیروؤں کو انعام بھی ایسا ہی ملنا چاہیئے تھا

مفتی محمد صادق اپنی اسی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

قضاء روزے کے احکام: "کمزوروں کو اجازت دیتے تھے کہ روزہ نہ رکھیں اور حاملہ مستورات کو بھی کہ روزہ نہ رکھیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں سخت گرمی کے لمبے دن تھے تو مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا جسم کمزور ہے آپ ان دنوں روزہ نہ رکھا کریں۔ اس کے عوض سردیوں میں رکھ لیں۔"

ف:۔ یہاں "کمزوری" کی صراحت نہیں کی گئی۔ مطلب یہ کہ شریعتِ مرزا میں ہر وہ شخص جو ذرا کمزور اور دُبلا پتلا ہو جائے اس پر روزہ رکھنا حرام ہے اور یہ قضا سردیوں میں پوری کی جا سکتی ہے۔

اسی ڈائری میں لکھا ہے:۔

نفلی روزوں کا اخفاء: نفلی روزوں میں جن کی خبر کسی کو نہ ہوتی تھی آپ (مرزا صاحب) سحری نہ کھاتے تھے اور دوپہر کا کھانا جو آتا تھا فقراء کو تقسیم کر دیتے تھے:

ف:۔ یعنی قادیانیت کا بانی نفلی روزے چھپ چھپ کر چوری چوری رکھتا اور سخت اخفاء و اکتام سے کام لیتا تھا تاکہ کسی پر ظاہر نہ ہو سکے کہ وہ روزہ سے ہے۔ گھر سے دوپہر کا کھانا منگوا لیا اور فقیروں میں بانٹ دیا۔ کیوں جی! کیا یہ اسلامی تعلیم ہے یا کچھ اور؟ کیا اسلام یہی کہتا ہے کہ سحری نہ کھاؤ۔ چوری چھپے روزے رکھو۔ اپنا روزہ کسی پر ظاہر نہ کرو اور گھر سے منگوا کر لوگوں میں تقسیم کر دو۔ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

"خدا پابندِ صوم و صلوٰۃ ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں خدا

خدا نمازی اور روزے دار ہے: فرماتا ہے افطر و اصوم میں نماز پڑھوں گا۔ روزہ رکھوں گا اور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔" (البشریٰ)

ف:۔ یعنی مرزا صاحب کا خدا نماز۔ روزہ کا بھی پابند ہے اور وہ لوگوں کی طرح پڑھتا اور روزے رکھتا ہے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

نئی خدائی: "میں نے نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں۔ تب میں نے آدم کو پیدا کیا۔" (حقیقۃ الوحی)

"میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے کہا آؤ اب ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انسان کو پیدا کریں گے۔" (معجزہ مسیح)

نوٹ :-

اس کے مزید عقائد و مسائل فقیر کی کتاب "آئینہ مرزائیت" میں پڑھیے۔ فقط

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

نوٹ :- اگر اسے علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع کیا جائے تو اس کا نام رکھا جائے (مرزا کے عقائد و اخلاق)

ناظم

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

بدعت ہی بدعت

تصنیف

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر مکتبہ اویسیہ رضویہ (بہاولپور) پاکستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معراجِ مصطفیٰ	شانِ محبوبِ مدینہ	[illegible]
تحفۂ اویسی	ذکرِ اویس	ذکرِ جیلانی
ذکرِ نبی کے چرچے کا ثبوت	عاشورہ ماتم کا ثبوت	نمازِ جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان بر قبر	کشف و حکمت	دلائلِ دیوبند کی نشانی
جنینِ جماعت کے ارکان	جنینِ جماعت کا تنقیدی جائزہ	دیوبندی بریلوی فرق
ہدیہ کا بیڑا	خطباتِ اویسیہ	شیعہ کا شعور
آئینۂ شیعہ نما	شرحِ حدائقِ بخشش	علمِ رسول
ندائے یا رسول اللہ	نعلینِ پاک کے فوائد	محبتِ رسول ﷺ سنت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari